روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 10 جولائی 2014ء 11 رمضان 1435 ہجری 10 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 157

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ جُنَّۃ

روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر 1761)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ مہینہ جہاں مومنوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے وہاں شیطان کے لئے یا شیطان صفت لوگوں کے لئے تکلیف کا مہینہ بھی بن جاتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب مومن اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور شیطان کے حملے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہی چیز اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اور شیطان کو جکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اللہ کی خاطر جب جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک رہا ہوتا ہے تو ناجائز باتوں سے جن کے بارے میں شیطان وقتاً فوقتاً اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے پھر اس سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ تو جو مضبوط ایمان والے نہیں ہیں، جن کے دل میں رمضان میں بھی رمضان کا احترام پیدا نہیں ہوتا وہ تو رمضان میں بھی مکمل طور پر شیطان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی لوگوں کے حق مارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور موقع ملے تو حق مارتے ہیں، تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

غرض رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس نیکی کو بجالانے کی کوشش کرتے ہیں اور بجالا رہے ہوتے ہیں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کو چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ بلکہ بعض جائز چیزوں کو بھی ایک خاص وقت کے لئے اس لئے چھوڑ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔ ورنہ ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تاکہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزہ رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے مَیں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ تاکہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تاکہ اس میں تم محفوظ رہو اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقویٰ جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آ گئے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15- اکتوبر 2004ء۔ روزنامہ الفضل 11- اکتوبر 2005ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ اولین ترجیح ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’بچوں میں وقف نو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے لیکن دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو جانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کی بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے لیکن سیکنڈری سکول پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2013ء)

ربوہ کے مضافات کی اراضی پر پلاٹ بندی کر کے فروخت کرنے والے احباب کیلئے ایک ضروری اعلان

آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید و فروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو اپنی زرعی یا سکنی اراضی کو ازخود تقسیم کر کے پلاٹ بندیاں کرر ہے ہیں یا کالونیاں بنا رہے ہیں، ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس قسم کی کسی بھی کارروائی سے قبل مضافاتی کمیٹی سے اجازت حاصل کریں۔ نیز جو احباب پہلے ہی اس قسم کی کارروائی کر چکے ہیں اور تاحال پلاٹ فروخت کر رہے ہیں ان کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر مضافاتی کمیٹی میں رابطہ کریں۔ اور اپنی سکیم کی تفصیلات سے آگاہ کریں اور اس کی مضافاتی کمیٹی سے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف نظام جماعت کے تحت مناسب کارروائی کی جاسکتی ہے نیز اگر کوئی پراپرٹی ڈیلر ایسے معاملات میں بلا اجازت شامل ہوئے تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 13 جون 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی

س: حضور انور نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے سلسلہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے بھی بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ تمام احمدیوں کو اس جلسہ میں شامل ہونا چاہئے۔ پس جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے کی حاضری بھی بڑھنی چاہئے اور اس کی خاطر تکلیف اٹھا کر بھی لوگوں کو آنا چاہئے۔

س: حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کو مشکلات سے نکلنے کے لئے کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! پاکستان کے احمدیوں کو اگر جلد ان مشکلات سے نکلنا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جلد فضل کے سامان پیدا فرمائے۔ ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کی مخالفتوں سے ہمیں نجات دے۔ یہ سب کچھ دعاؤں سے ہونا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ہتھیار نہیں یہ چیز حاصل کرنے کا۔

س: روحانی ترقی کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود نے کیا تاکید فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کیلئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ پھر آپ نے یہ بھی دعا دی کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔"
(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 397)

س: حضور انور نے عائلی تنازعات میں اصلاح کی طرف کس رنگ میں توجہ دلائی؟

ج: عائلی تنازعات میں ملوث افراد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پس ایسے لوگوں کو جو جان بوجھ کر بلاوجہ صرف اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے ایسی حرکتیں کر رہے ہوں چاہے کوئی بھی فریق ہو انہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ پھر بعض دفعہ عہدیدار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور غلط طرفداریاں کر کے اس ظلم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔

س: فروتنی کے سجدہ اور ظاہری سجدہ سے کیا مراد ہے؟

ج: فرمایا! فروتنی کا سجدہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتا ہے۔ ظاہری سجدوں کا حال تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمادیا کہ فویل للمصلین۔ کہ ظاہری سجدے کرنے والے نمازیوں پر ہلاکت ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن کر ہلاکت میں پڑے لیکن خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ ہمیشہ اس کے خوف کی ضرورت ہے۔

س: دل کے قیام اور دل کے رکوع سے کیا مراد ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو"۔ قیام اس وقت ہوگا دل کا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکموں پر قائم ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کون سے ہیں وہ حکم ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور قائم ہونا یہ ہے کہ ان کو اس مضبوطی سے پکڑے رکھنا کہ کبھی کریں نہ...... کبھی ان کا سہارا نہ چھوٹے۔ کبھی انہیں تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ دل کا رکوع یہ ہے کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکے۔ کوئی دنیاوی وسیلے کوئی دنیاوی ذریعہ یا خیال دل میں پیدا نہ کریں کہ ان سے ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ پھر دل کا سجدہ کیا ہے؟ فرمایا "دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ"۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ قربان کردو۔ اپنے جذبات کو قربان کردو اپنے عزیزوں کی قربانی دو۔ تعلقات کی قربانی دو۔ اپنی اناؤں کو قربان کردو اپنی غیرتوں کی قربانی دو۔ جھوٹی غیرتوں اور جھوٹی اناؤں کی۔

س: عمل صالح کون سا عمل ہے؟

ج: فرمایا! یاد رکھیں عمل صالح وہ عمل ہے جو موقع اور محل کے حساب سے ہے۔ ورنہ غلط موقع پر کیا گیا عمل غلط نتائج کی وجہ سے ایمان میں ٹھوکر کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

س: ایمان کی حفاظت کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! صبر اور برداشت ایمان ضائع ہونے سے بھی بچاتی ہے۔ ان دنوں میں اگر آپ کو جائز تکلیف بھی کسی سے پہنچے، بڑی تکلیف بھی ہو تو تب بھی صبر اور برداشت سے کام لیں اور اس نیک مقصد کے حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں جس کیلئے آپ یہاں آئے ہیں۔

س: سیرالیون کے کوٹ لوکو ریجن کے ڈپٹی چیف امام کیسے احمدی ہوئے؟

ج: فرمایا! کوٹ لوکو ریجن کے ڈپٹی چیف امام شیخ آدم جماعت کے بہت مخالف تھے۔ جب دعوت دینے پر جلسے پر تشریف لائے، تو ڈپٹی چیف امام کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کس بات کے لئے اتنا خرچ کر کے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں لیکن جلسے کے پہلے دن جب لوگ نماز تہجد کے لئے اکٹھے ہوئے جو ایک بہت بڑا مجمع تھا اور جب نماز تہجد میں قرآن کریم سنا اور لوگوں کا خدا کے حضور دعائیں کرتے ہوئے روتا دیکھا تو میرا دل پگھل گیا کہ یہ نشانیاں اور لوگوں کی عبادت میں اس طرح مشغول ہونا بتاتا ہے کہ یہ سچے لوگ ہیں اور اور یہ سچے لوگوں کی جماعت ہے۔ ان کے تمام شبہات دور ہو گئے اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

س: شیخ آدم کے احمدی ہونے کے بعد علاقہ میں کیا اثر ہوا اور انہوں نے اپنا نام کیا رکھا لیا؟

ج: فرمایا! شیخ آدم صاحب نے واپس جا کر اپنے احمدی ہونے کا بتایا اور دعوت الی اللہ کی تو ان کے امام ان سے ناراض ہو گئے ان کو نکال بھی دیا۔ انہوں نے کہا۔ اب میں جماعت کیلئے سب کچھ چھوڑ دوں گا اور سچائی کا ساتھ دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ان کے ذریعہ سے بہت سے لوگ احمدی بھی ہوئے ہیں۔ شیخ آدم صاحب کیونکہ جلسے کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے انہوں نے اپنے نام یہ رکھ لیا۔ شیخ آدم جلسہ سالانہ۔

س: حضور انور نے جرمنی آنے والے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمیں بھی فکر کرنی چاہئے ہم لوگ جن میں سے اکثریت پیدائشی احمدیوں کی ہے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ یہاں بہت سے اسائلم سیکر بھی اب آ گئے ہیں وہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ دنیا کمانے کیلئے دنیاوی غرض سے آئے ہیں۔ اگر جماعت کی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے آئے ہیں تو یہاں پھر جماعت کے سفیر بن کر اپنا کردار ادا کریں اور اپنے عملوں سے اس بات کا اظہار کریں جو جماعت کی حقیقی تعلیم ہے۔ دنیا میں پڑنے کے بجائے، دنیا کمائیں بے شک، لیکن دنیا میں ڈوب جانے کے بجائے اپنی روحانیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

س: حضور انور نے وَسِّعْ مَکَانَکَ کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! وَسِّعْ مَکَانَکَ کا پیغام جو حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کیلئے بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تم لوگ جو کام کرنے والے ہو تم جو مسیح موعود کو ماننے والے ہو تم تھک نہ جانا حضرت مسیح موعود تو پہلے ہی بہت کھلے دل کے تھے اور مہمانوں کیلئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مہمانوں کے آنے سے نہ تھکنا ہے نہ پریشان ہونا ہے۔ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے تو آپ کے ان کارندوں کے لئے بھی ہے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کی ہے جو آپ کے زمانے میں بھی تھے اور آپ کے بعد آنے والے بھی ہیں۔ یہ ان کے لئے برکتیں حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ پس ان خدمتوں کے کرنے والوں کو وَسِّعْ مَکَانَکَ کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو آج بھی پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو بھی مہمانوں کے لئے وسیع کرنا ہوگا۔

س: لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کے ضمن میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! لنگر خانہ تو حضرت مسیح موعود کے اہم کاموں میں سے ایک کام تھا اور آج بھی جو لوگ خاص طور پر جب خلیفہ وقت کی موجودگی ہو آتے ہیں تو اس لئے کہ خلیفہ وقت کے قریب ہوں۔ کچھ دن گزاریں۔ اس لئے ان دنوں میں اور عام حالات میں بھی مہمانوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں کہ آپ نے مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار جہاں قائم کئے جس سے اپنے ماننے والوں کو سکھانا بھی چاہتے تھے کہ یہ باتیں صرف ہمارے پڑھنے، سننے اور لطف اٹھانے کیلئے نہیں ہیں بلکہ عمل کرنے کیلئے ہیں۔

س: انتظامیہ کو مہمان نوازی کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا یہاں کی انتظامیہ کو بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان نوازی کی اہمیت کو سمجھیں لیکن مہمان نوازی ایک تو یہ مہمان نوازی ہے جو یہاں جلسے کے دنوں میں ہو رہی ہے۔ تیس بتیس ہزار افراد کو کھانا کھلانا ہے اس لئے ایک سالن پکتا ہے۔ ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق اور عزت کے ساتھ کھانا کھلانے کے ساتھ ضیاع سے بھی بچیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اس گرمی میں ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوبارہ لوگوں کو کھلا دیں اور بیمار کردیں۔ دوسری مہمان نوازی عام دنوں کی ہے۔ حضرت مسیح موعود مہمانوں کی ہر ضرورت اس کے مزاج کے مطابق مہیا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ پس متعلقہ انتظامیہ کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے مہمان نوازی کے ذمہ داران کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! کسی بھی قسم کی جذباتی تکلیف کسی کو پہنچنے کا احتمال ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مہمان نوازی تو مہمانوں کا حق ہے۔ اس کی مہمان نوازی کر کے پھر باتیں بنانا یہ انتہائی گھٹیا فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اپنے فرائض اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں۔

س: سیکیورٹی کے حوالہ سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جلسہ کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوٹی والے کارکنان سے ہر شامل ہونے والا مکمل تعاون کرے۔ سیکیورٹی کے مسائل اب ہر جگہ ہیں اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

(9)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی کا پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے آغاز، مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں اور تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

13 جون 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پرچم کشائی

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 39ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت ربنا تقبل منا ...... کی دعا پڑھتے رہے۔

خطبہ جمعہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 17 جون 2014ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دوپہر تین بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا۔

انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، فارسی، ترکی، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین

علاوہ ازیں عربی، فرنچ اور بنگلہ کے تراجم یہاں سے براہ راست MTA پر Live نشر ہوئے۔

علاوہ ازیں ریڈیو پر بھی جلسہ کی کارروائی اردو اور جرمن زبان میں نشر ہوتی رہی۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

وفود کی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں اور وفود کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

بلغارین وکیل

سب سے پہلے ملک بلغاریہ سے آنے والے ایک وکیل Ivan Gruikin صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بلغاریہ میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے معاملہ اس وقت یورپین کورٹ میں ہے اور موصوف جماعت کی طرف سے اس کیس کی پیروی کر رہے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ یہاں جلسہ میں آ کر بے حد خوش ہوئے ہیں اور یہاں انہوں نے آپس میں بھائی چارہ اور محبت و اخوت کا مظاہرہ دیکھا ہے۔ کہنے لگے کہ میں نے ہر ایک چہرے کو مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ بھی سنا ہے اور بہت متاثر ہوا ہوں۔

بلغاریہ کے موجودہ حالات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ بلغاریہ میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد دس بارہ فیصد ہے۔ لیکن چونکہ حکومت Coalition سے بنی ہوئی ہے اس لئے جو مفتی وغیرہ ہیں ان کا زور ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے میں امید رکھتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا قانونی کارروائی جہاں تک ہو سکا ہم کریں گے اور آخر تک جائیں گے۔ حضور انور نے وکیل کا شکریہ ادا کیا۔

یہ ملاقات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں کروشیا (Crotia) اور اسٹونیا (Estonia) کے ممالک سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کروشیا کے وفد سے ملاقات

کروشیا سے امسال چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب شعبہ زراعت سے منسلک ہیں اور اپنے علاقہ میں سوشل ویلفیئر کے لئے کمیونٹی لیڈر ہیں۔ جبکہ باقی تینوں خواتین یونیورسٹی میں قانون اور پبلک ریلیشنز کی انگریزی زبان میں ماسٹرز ڈگری کر رہی ہیں۔

ملاقات کے دوران ان طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کئے اور یہ سوال و جواب کا سلسلہ آدھ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک چلتا رہا۔ سوالات دین حق کے بارہ میں تعصب، سوشل میڈیا کا رویہ اور مذہب سے دوری کا سبب، دین میں عورت کا مقام اور عورت کے حقوق پر مبنی تھے۔

ایک خاتون طالبہ نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ کروشیا میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اور اسلام کی طرف توجہ بھی بہت کم ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کی ایک بڑی وجہ انتہاء پسندی ہے اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو بھلا دینا ہے اور مسلمانوں کی یہ حالت ہونا کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ کے متعلق آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ایسا ہونا ہی تھا۔......

تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور دین کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔......

حضرت اقدس مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

جب آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو سب نے جھٹلایا اور ہم نے قبول کیا۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ دین کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔ اس وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا عمل دوسرے (-) سے مختلف ہے۔ جو دوسرے (-) ہیں ان کے اعمال آپ کے سامنے ہیں (-) ممالک میں ان کا جو کردار ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ (-) ملکوں کے حکام، لیڈرز دین کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ دین کی تعلیم کے مطابق نہیں چل رہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب ممالک پریشانیوں اور مصائب کا شکار ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ روزانہ بڑھ رہی ہے۔ ترقی کر رہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ (-) میں سے اور دوسرے مذاہب سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم سب کی غلط فہمیاں دور کر دیں گے اور لوگ دین کو قبول کر لیں گے۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا مسیح نے آکر (-) کے دل بدل دیئے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جب آپ نے مسیح و مہدی کا دعویٰ کیا تو آپ اکیلے تھے۔ جب فوت ہوئے تو قریباً نصف ملین لوگ آپ کے ماننے والے تھے اور 99.9 فیصد (-) میں سے آئے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل، عمل اور کردار بدل دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری مغربی افریقہ میں ایک بڑی کمیونٹی ہے۔ مشرقی افریقہ میں ہماری جماعت ہے۔ نارتھ امریکہ، ساؤتھ امریکہ، یورپ، فار ایسٹ ممالک، انڈونیشیا، پاکستان، انڈیا میں ہماری کمیونٹی کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اس کمیونٹی کا اخلاق، کردار اور عمل ایک جیسا ہی ہے۔ پس احمدیہ کمیونٹی ہی ہے جو دین کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن کریم سب کے لئے ہے۔

اب یہ ایک ہی کتاب ہے لیکن اس کے ماننے والوں کے عمل میں فرق ہے۔ (-) نے اس کی تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے جبکہ ہم احمدی اس کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ آجکل کے نوجوان کسی بھی مذہب کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ احمدی نوجوانوں میں ایسا نہیں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ مذہب کے بارہ میں بددل ہو گئے ہیں اور خدا کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے لوگ خدا کے وجود اور مذہب کی ضرورت کے قائل بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرا یہ کہ سعید فطرت لوگ جب احمدیوں کے عمل دیکھتے ہیں اور (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم دیکھتے ہیں تو ان باتوں کا ان پر اثر ہوتا ہے اور اس طرح بہت سے نوجوان بڑی تعداد میں ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

مذہب اور سائنس میں تضادات کے بارہ میں پوچھے گئے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

سائنس اور قرآن کریم میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ Big Bang کی تھیوری ٹھیک ہے۔ بلیک ہول موجود ہے۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہماری زمین، ہماری کائنات وجود میں

آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر فرمایا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ قرآن میں سات سو آیات ہیں جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ سائنس سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی تھی اور آپ سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

مردوں اور عورتوں کے حقوق اور برابری کے حوالہ سے ہونے والے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم ہیومن رائٹس قائم کرتا ہے۔ وراثت کا حق دیتا ہے۔ اسلام نے تو اپنے آغاز سے ہی یعنی 14 سو سال سے ہی یہ وراثت کا حق دیا ہوا ہے اور اس طرح طلاق کا حق، علیحدگی کا حق دیا ہوا ہے۔ لیکن یورپ نے چند سو سال قبل طلاق کا حق دیا ہے۔

(دین حق) مرد اور عورت کو روزمرہ کے حقوق برابر دیتا ہے۔ اب دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اب بتائیں کہ دنیا میں کتنے ممالک ہیں جہاں عورتیں صدر یا وزیراعظم ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ عورتوں کو ان کا حق نہیں دے رہے۔ برابری کا حق نہیں دے رہے۔ جبکہ (دین) مرد اور عورتوں دونوں کو ان کے حقوق دیتا ہے اور دونوں کے فرائض بتاتا ہے۔

خواتین تعلیم بھی حاصل کرتی ہیں اور باہر کام بھی کرسکتی ہیں۔ لیکن اگر مرد اچھا کمانے والا ہو تو عورت کی سب سے بہتر ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر سنبھالے اور بچوں کو سنبھالے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ کیونکہ عورت بچوں کی تربیت کرتی ہے اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بناتی ہے جو حکومت کی اور قوم کی ترقی کا موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی بہترین تربیت کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم جو مانتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ جو مانتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ نے عورتوں کے لئے ایک الگ آرگنائزیشن بنائی کہ اگر مرد اپنے دینی فرائض اور ذمہ داری ادا نہ کریں تو پھر عورتیں یہ کام کریں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ عورتیں مردوں سے زیادہ ترقی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایک درخت کے بالکل ساتھ ہی چھوٹا پودا لگائیں تو اس کی Growth نہیں ہوتی۔ لیکن اگر وہی درخت کھلی جگہ پر لگایا جائے تو وہ بہت پھلتا پھولتا ہے۔ بالکل اسی طرح خواتین کی بھی علیحدہ آرگنائزیشن بنائی گئی تا کہ وہ ترقی کریں۔

طالبات نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا حضور انور نے بہت ہی پیارے انداز میں بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا اور ان کی پوری طرح تسلی ہوگئی۔

ملاقات کے بعد وفد کے شرکاء نے بار بار اظہار مسرت کیا کہ حضور انور نے باوجود اتنی مصروفیت کے انہیں شرف ملاقات بخشا اور ان کی طرف سے اٹھائے گئے تمام نکات کا بڑے ہی مدبرانہ انداز میں جواب دیئے۔

وفد کے افراد نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ملاقات میں حضور انور کے طریق استدلال اور تمام نکات کو باریک بینی اور مثالوں کے ساتھ سمجھانے کے انداز نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

شعبہ زراعت سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں نے خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی۔ ملاقات سے قبل ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ خلیفہ کا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر اور احمدیوں سے مل کر اور خلیفہ کی تقاریر سن کر اندازہ ہوا اور آپ کے بلند مقام کا ادراک حاصل ہوا۔ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو کچھ ڈر تھا لیکن وہ ڈر جلد ہی محبت اور عزت میں تبدیل ہو گیا۔ خلیفہ کے الفاظ سے ہم سب نے اپنے سینوں میں ایک طرح کی حرارت محسوس کی۔ اب ہم دین کو ایک اور طرح سے دیکھ رہے ہیں۔ دین کے بارہ میں ہمارا نظریہ بالکل بدل گیا ہے۔

ایک خاتون طالبہ Staska Baric نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک بہت نادر موقع تھا اور مجھے یہ سعادت ملی کہ میں نے اور میرے دوستوں نے ذاتی طور پر حضور انور سے ملاقات اور بات چیت کی۔ میری رائے میں حضور انور کا انداز بہت دوستانہ ہے اور وہ بہت کھلے دل کے مالک ہیں۔ حضور کی کوشش ہوتی ہے کہ ملاقات کے لئے آنے والے ہر فرد کو بہتر انداز میں جان سکیں۔ ملاقات کا ماحول بہت خوشگوار تھا اور ایک خاص قسم کی روحانیت تھی۔

حضور انور کی شفقت نے ہمیں ہمت دی کہ ہم حضور انور سے بعض سوال کرسکیں جو ہمارے ذہنوں میں تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ بعض نام نہاد (-) کی وجہ سے دنیا بھر میں (-) کو جن تعصّبات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جماعت احمدیہ ان تعصّبات کا مقابلہ کیسے کرتی ہے؟ (-) میں کتنے افراد احمدیت قبول کرتے ہیں؟ قرآن کریم کے مطابق عورت کا کیا مقام ہے؟ اور یہ کہ نوجوان نسل کیوں مذہب سے دور ہو رہی ہے؟

جس طرح حضور انور ہم سے باتیں کر رہے تھے، ہم بہت متاثر ہوئے۔ حضور نے ہمارے تمام سوالات کے بڑے تفصیلی جواب دیئے اور اپنی مسکراہٹ سے ہمیں مزید حوصلہ دیتے رہے اور پوچھتے رہے اگر ہم مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ بلکہ مزید یہ بھی پوچھا کہ کیا ہم حضور کے جوابات سے مطمئن ہیں۔ اس پر ہم نے کہا کہ ہم حضور کے تمام جوابات سے بالکل مطمئن ہیں اور ہماری تسلی ہوگئی ہے۔

میں پھر یہی کہنا چاہتی ہوں کہ ایسے شفیق انسان سے ملاقات کی سعادت حاصل کر کے میں بہت خوش ہوں۔ میں یہ احساسات اپنے ساتھ کروشیا لے جاؤں گی اور ایک لمبا عرصہ ان لمحات کو یاد کرتی رہوں گی۔

سلووینیا کے وفد سے ملاقات

ملک سلووینیا سے دو فیملیز سمیت 10 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب کا تعارف حاصل کیا اور ان سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس وفد میں ایک دوست Zmago Pavlicic (زماگو پاوْلِچ) تھے جو بطور ترجمان کے کام کرتے ہیں اور کچھ عرصہ سے جماعتی لٹریچر کو سلووینین زبان میں ترجمہ کرنے میں مدد کر رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ان کا جماعت کے متعلق تعارف صرف پڑھنے تک محدود تھا لیکن جلسہ میں شامل ہو کر اور جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب یقین ہو گیا ہے کہ جو بھی انہوں نے جماعت کے بارہ میں پڑھا تھا وہ سب حقیقت پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ میں آنے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا مشہور قول محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پڑھا تھا۔ لیکن جلسہ میں مختلف لوگوں سے مل کر اور جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب اس قول کو انہوں نے حقیقت میں بھی دیکھ لیا کہ جماعت کے سب افراد اس قول پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور سے ملاقات ختم ہونے کے بعد انہوں نے بتایا کہ ملاقات میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہر عنوان پر بات کرنے کے لئے تیار تھے۔ جماعت کے خلیفہ کو اتنے سوال پوچھے جا رہے تھے اور آپ سب کے جواب خوشی سے دیتے چلے جا رہے تھے۔

اسی طرح ایک دوست Janko Ivan Bercic (ینکو ایون برچِچ) صاحب تھے۔ موصوف آئی ٹی اور Designing کا کام کرتے ہیں اور آجکل سلووینین فلائرز اور ویب سائٹ کی Designing میں مدد کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام دیکھ کر اور مختلف لوگوں سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا کہ ایک ہی آرگنائزیشن کے سارے افراد اتنے اچھے اور اتنی محبت کرنے والے ہیں۔ سب لوگ اچھے اخلاق اور نرمی سے پیش آنے والے تھے۔

حضور انور سے ملنے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا موقعہ تھا اور ایک ایسی ملاقات تھی جو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ یہ زندگی کے ایسے لمحات ہوتے ہیں جو کبھی دوبارہ نہیں آئیں گے۔

ایک دوست Parassat Kenzhegaliyev اسد صاحب اپنی اہلیہ اور تین بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس فیملی کا تعلق قرغیزستان سے ہے اور 8 سال سے سلووینیا میں رہ رہے ہیں۔ اسد صاحب نے چند سال ترکی میں اسلامی مدرسہ میں بھی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہیں جماعت کے متعلق کچھ غلط معلومات بھی تھیں۔ جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد دور ہوگئی ہیں۔

موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں جلسہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ یہاں سب کچھ اچھا تھا۔ میں نے ہر جگہ آپس میں پیار اور محبت ہی دیکھا ہے۔ اتنی بڑی تعداد یہاں ہے اور کسی قسم کی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ کوئی Disturbance نہیں ہے۔

کروشیا اور سلووینیا کے وفد کی ملاقات آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد دونوں وفود کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آخر میں طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے جبکہ بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹس عطا فرمائیں۔

ہنگری کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہنگری سے 15 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے باری باری تعارف حاصل کیا۔

ہنگری سے ایک مہمان Mr. Konkoly Gyorgy تشریف لائے تھے جو کہ ایک پیشہ ور فوٹو گرافر ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ جلسہ کا سارا فنکشن Cover کر رہے ہیں اور تصاویر لے رہے ہیں۔ وہ مختلف ایمبیسیز کے مختلف فنکشنز Cover کرتے ہیں۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہ ملاقات بہت پُراثر تھی۔ میں نے حضور کی شخصیت میں ایک روحانی طاقت کو محسوس کیا۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ میری حضور انور کے ساتھ ملاقات بھی ہوگی۔

ہنگری کے وفد میں ایک اور مہمان Dr. Gabar Tamas تھے جو کہ عیسائی پادری ہیں۔ ان کو پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کا موقع ملا۔

موصوف نے کہا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ پُرامن اور پُرسکون ماحول تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے مل رہے تھے۔ اس چیز نے ہم کو بہت متاثر کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امریکہ، افریقہ اور ایشین ممالک ہر جگہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہر جگہ ہمارا ایک جیسا ہی کردار ہے۔ ہر جگہ

سب لوگ محبت، رواداری اور پیار سے ملتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ حضور انور نہایت نرم دل اور روحانی شخصیت ہیں۔ حضور انور نے جو بیان فرمایا کہ انسانیت کو بچانے کے لئے امن کا قیام بہت ضروری ہے اور دین امن کا مذہب ہے اور احمدیہ جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ ان سب باتوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

ہنگری کے وفد میں ایک مہمان سریش چوہدری صاحب بھی شامل تھے جن کا تعلق انڈیا سے ہے اور مذہباً ہندو ہیں۔ وہ ہنگری میں Indian-Hungarian Panorama Village Club کے صدر بھی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ میں دوسری مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جب حضور انور کے ساتھ ملاقات ہوئی تو حضور انور نے فوراً پہچان لیا کہ ہم پہلے مل چکے ہیں۔ یہ بات بہت باعث حیرت تھی۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور کی روحانی شخصیت میں ایک کشش ہے جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں حضور انور کی پُرحکمت اور دل کو موہ لینے والی تقاریر سننے کے لئے پھر سے جلسہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔

ہنگری کے وفد میں ایک صاحب Mr. Robert Kovacs تھے۔ ان کا تعلق خاص ہنگری سے ہے۔ ان کو پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ میں جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں مومنوں کا اتنا بڑا اجتماع پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں حضور انور کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ملاقات کا اعزاز بخشا۔ حضور انور کی شخصیت میرے لئے بہت پُرکشش تھی۔

ایک صاحب Mr. Norbert Willmar Herzog بھی ہنگری کے وفد میں شامل تھے۔ موصوف کی اہلیہ Mrs. Melani Herzog بھی اس موقع پر ان کے ساتھ گئی تھیں۔ موصوفہ کا تعلق امریکہ سے ہے لیکن بچپن سے جرمنی میں رہی ہیں۔ ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج مکرم صداقت احمد بٹ صاحب نے ان کے بارہ میں بتایا کہ:

ان کا جرمنی میں ایک فیملی کے ساتھ انٹرنیٹ پر رابطہ ہے اور انہیں جماعت کا کافی حد تک تعارف کروایا تھا۔ اس سال میں جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تو اس فیملی کو بھی جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ دونوں میاں بیوی آئے۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے دین کے متعلق اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے اور جلسہ میں شامل بھی ہونا نہیں چاہتے تھے۔ انہیں تسلی دلائی جس پر وہ جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیار ہو گئے اور تینوں دن جلسہ میں شامل ہوئے۔

انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔ نماز کے وقت جو ماحول تھا، اس نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد شام کو ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں لیکن ان کی باتوں میں کچھ بھی اثر نہیں۔ ان کی باتیں ایک کان سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔ لیکن حضور انور کے الفاظ ایک نور کی طرح میرے دل کے اندر اتر رہے تھے۔ حضور کے چہرہ سے ایک نور نکل رہا تھا جو میرے دل کے اندر اتر رہا تھا۔

اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کرکے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور ہم نے بڑی شفقت اور پیار سے بات کی اور ہمیں پین کا تحفہ بھی دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر بھی بنوائی۔ ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئی اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئی اور ظہر وعصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر ان کی طرح پہلی مرتبہ زندگی میں نماز ادا کی۔

موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور وہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جذبات سے پُر تھیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے عالمی سربراہ کو اپنے روبرو دیکھ کر اور ان سے مل کر اور باتیں کرکے مجھ پر عجیب کیفیت تھی۔ حضور انور نے مجھے پین بطور تحفہ بھی دیا۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ پہلے Youtube اور دیگر فورمز پر حضور انور کی ویڈیوز دیکھ چکی تھی لیکن ملاقات کا شرف پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔

تفصیل کے ساتھ ان میاں بیوی نے نمائش بھی دیکھی۔ ساتھ ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور جماعت کے دو مختلف مربیان کے ساتھ ان کی Sitting بھی ہوئی جس میں انہیں احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ موصوف نے بتایا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے انہوں نے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے، وہاں انہوں نے کمرے میں حضور انور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سنی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اٹھنے پر بھی انہیں وہ آواز سنائی دیتی رہی۔ جس پر انہوں نے اپنی اہلیہ کو اٹھایا اور اپنی خواب کے بارے میں بتایا۔ اتوار کی صبح انہوں نے جلسہ پر آکر بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ دونوں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

ہنگری وفد کے ایک صاحب Mr. David Benjamin تھے جو Law کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور موصوف کو گزشتہ سال احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات ان کے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔ حضور انور نے ملاقات کے دوران Law کی مختلف شاخوں کے متعلق ان سے گفتگو فرمائی اور ان سے استفسار فرمایا کہ وہ کس شاخ میں Specialization کریں گے۔ اس پر میں بہت متاثر ہوا کہ حضور انور کو Law کے حوالہ سے کتنی زیادہ معلومات ہیں۔ حضور انور نے مجھے پین بطور تحفہ عطا فرمایا جس پر میں نہایت خوش ہوں۔

ہنگری کے اس وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ملاقات نو بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجکر پینتالیس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

بقیہ از صفحہ 6

منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو دوبارہ نصب کردو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کردے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔

(ایضاً ص75)

صاحبزادہ مولوی عبداللطیف جس نے جاں نثاری کا یہ نمونہ دکھایا وہ بھی دور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصوں کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا۔

(ایضاً ص76)

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

بیں کہ ایں عبداللطیف پاک مرد
چوں پئے حق خویشتن برباد کرد

(دیکھ کہ اس پاک انسان عبداللطیف نے کس طرح سے خدا کے لئے اپنے تئیں فنا کردیا)

ذکر شاں ہم سے دہد یاد از خدا
صدق و رزاں در جناب کبریا

(ان کا ذکر بھی خدا کی یاد دلاتا ہے وہ خدا کی بارگاہ کے وفادار ہیں)

(روحانی خزائن جلد 20 ص60)

کابل میں یادگار مینار کا انکشاف

آج اس ملک کے حالات کچھ بھی ہوں ایسے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم قربانی کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کابل والوں سے یادگار مینار عین اسی جگہ نصب کروایا۔ جہاں پہ خدائے ذوالجلال والاکرام نے یہ عظیم قربانی لی تھی۔ چنانچہ اس کا انکشاف حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

آپ نے فرمایا حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے متعلق ابھی چند سال ہوئے ایک بڑی دلچسپ روایت معلوم ہوئی۔..... قوم نے یہ فیصلہ کیا کہ افغان آزادی کی روح کا ایک Symbol یعنی یادگار قائم کی جائے تو یہ کام اسی آرکیٹیکٹ کے سپرد تھا کہ تم ڈیزائن بھی کرو یہ بھی فیصلہ کرو کہ اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ کون سی ہے۔

ہمارے احمدی دوست کہتے ہیں میں جب ان سے ملا تو میں بھی وہ مینار دیکھنے گیا تو پتہ لگا کہ وہ موزوں جگہ پر نہیں ہے ایک ایسی جگہ پر ہے جو آرکیٹیکچر یعنی فن تعمیر کے نقطۂ نگاہ سے موزوں نہیں تھی۔..........

مجھے بڑا تعجب ہوا میں نے اس بوڑھے سے پوچھا کہ تم تو بڑے قابل آرکیٹیکٹ ہو تم نے اس یادگار کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیوں کرلیا۔.....

اس نے جواب دیا کہ اس کا انتخاب اس لئے کیا کہ مجھے یہ کہا گیا تھا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے یعنی یہ کہ وہ تمام دنیا کے اثرات سے آزاد ہے اس کو دنیا کا کوئی خوف نہیں ہے اور حق پر قائم رہنا جانتی ہے یہ تھی اس کی روح اور میں جب بچہ تھا۔ میں نے یہاں اسی چوک میں ایک ایسا واقعہ دیکھا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے میرے دل پر ثبت ہو گیا۔ میں نے یہ دیکھا کہ ایک بزرگ زنجیروں میں جکڑا ہوا سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جارہا تھا۔ ہم بھی بچوں میں شامل ہو کر اس کا نظارہ دیکھنے کے لئے گئے۔

میں نے اس کے چہرہ پر ایسی عظمت دیکھی، ایسی آزادی دیکھی، ایسی بے خوفی دیکھی اور ایسا اطمینان تھا اور اس کے چہرہ پر طمانیت کی ایسی مسکراہٹ تھی کہ وہ میرے ذہن سے کبھی نہیں اتری پس جب میری قوم نے کہا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے اور اس کے لئے ایک مینار قائم کرنا ہے تو میں نے سوچا کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں جہاں میں نے اس آزادی کی روح کو دیکھا تھا۔

(خطبات طاہر جلد دوم ص29,28)

☆.........☆.........☆

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی عظیم الشان قربانی

از افاضات حضرت مسیح موعود

جس شان سے حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب نے خدا کی راہ میں جان دی اس کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود امام آخرالزماں نے تذکرۃ الشہادتین میں جن تعریفی الفاظ میں آپ کا ذکر کیا ہے اور آپ کے اوصاف حمیدہ کو بیان فرمایا ہے اور آپ کی اللہ کی راہ میں جان دینے کا دردناک واقعہ بیان کیا ہے شاید ہی کوئی ایسی آنکھ ہوگی جو اسے پڑھ کر آنسو نہ بہاتی ہو۔

تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 اردو کے 80 صفحات ہیں اور اس کے بعد عربی کے 48 صفحات ہیں۔ عربی کے مضمون میں حضور نے علامات المقربین بھی بیان فرمائی ہیں جس میں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں (اردو ترجمہ)

مقربین الٰہی کی اعلیٰ مثال

ان (مقربین الٰہی) کی مثال عبداللطیف کی طرح ہے وہ میری جماعت کے ایک فرد تھے۔ ان کا تعلق سرزمین کابل سے تھا۔ وہ اپنی قوم کے لیڈر، سردار، ان سب سے اعلیٰ، سب سے زیادہ عالم، متقی، دلیر تھا اور وہ سیادت میں ان میں اول درجہ پر تھا اور وہ ان سب میں درخشندہ وجود تھا۔ اس نے یہ ایمان دکھایا جبکہ انہوں نے اسے سنگسار کرنے کی دھمکی دی تا وہ حق کو چھوڑ دے لیکن اس نے موت کو ترجیح دی اور رحمان کو راضی کرلیا۔ وہ امیر کے حکم پر سنگسار کردیا گیا اور اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔ بلاشبہ اس میں رشک کرنے والوں کے لئے ایک نہایت اعلیٰ نمونہ ہے۔

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں تم انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اللہ کے حضور وہ رزق دیئے جاتے ہیں اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہے گا۔ اللہ اس پر ناراض ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ظالموں کو یہ جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح انہیں زیروزبر کردیا جائے گا۔ آسمان اس شہید (کی شہادت) پر رویا اور اس کے لئے اس نے نشان ظاہر کئے اور آسمانوں کے خالق اللہ کے نزدیک یہی مقدر تھا کہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں کہ میرے رب نے اس معاملہ کے متعلق اپنی واضح وحی میں مجھے پہلے ہی سے بتادیا تھا۔ عین ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

جب (-) مرحوم اس دارفانی سے رحلت فرما گیا اور اس نے اپنی روح دل کی خوشی اور رضا کے ساتھ اپنے رب کے سپرد کردی تو ابھی ظالموں نے صبح بھی نہیں کی تھی اور وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ آسمانی عذاب میں مبتلا ہوگئے اور وہ کابل کی سرزمین سے بھاگنے لگے۔ پھر وہ جہاں بھی تھے الٰہی گرفت میں آگئے۔ بھلا یہ فاسق بھاگ کر کہاں جاسکتے تھے۔ بلاشبہ اس واقعہ میں (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

(مترجم محمد سعید انصاری)

(بحوالہ اردو ترجمہ تذکرۃ الشہادتین و سیرت الابدال شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ ص78)

حضرت صاحبزادہ صاحب کا تعارف

حضرت مسیح موعود اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

ومن حزبنا عبداللطیف فانہ
اریٰ نور صدق منہ خلق تھکروا

(اور ہمارے گروہ میں سے مولوی عبداللطیف ہیں کیونکہ اس نے اپنے صدق کا نور ایسا دکھلایا کہ اس کے صدق سے لوگ حیران ہوگئے)

فرمایا عبداللطیف جس کا شعر میں ذکر ہوا ہے وہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے نام سے موسوم ہیں اور ملک کابل میں ان کو شاہزادہ مولوی عبداللطیف بھی کہتے ہیں۔

یہ ایک بڑے خاندان کے رئیس اور صاحب علم و فضل و کمال تھے اور پچاس ہزار کے قریب ان کے متبعین اور شاگرد اور مرید تھے۔

علم و فضل میں لاثانی

علم حدیث کی تخم ریزی اور اشاعت اس ملک میں مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے ہی سی ہوئی تھی اور باوجود اس قدر علم اور فضل اور کمال کے جس کی وجہ سے وہ ان ملکوں میں لاثانی شمار کئے جاتے تھے۔ انکسار اور فروتنی ان کے مزاج میں اس قدر تھی کہ گویا عجب اور تکبر کی قوت ہی ان میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔ درحقیقت سرزمین کابل میں (جو سخت دلی اور بے مہری، اور تکبر اور نخوت میں مشہور ہے) ایسے بےنفس اور متواضع اور راستباز انسان کا وجود خارق عادت امر ہے۔

سفر قادیان کی روئیداد

غرض سعادت ازلی مولوی صاحب ممدوح کو کشاں کشاں قادیان لے آئی اور چونکہ وہ ایک انسان روشن ضمیر اور بےنفسی اور فراست صحیحہ سے پورا حصہ رکھتا تھا اور علم حدیث اور علم قرآن سے ایک وہبی طاقت ان کو نصیب تھی اور کئی رویائے صالحہ بھی وہ میرے بارے میں دیکھ چکے تھے۔ اس لئے چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کرلیا اور کمال انشراح سے میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر ایمان لایا اور جاں نثاری کی شرط پر بیعت کی۔

مسیح موعود کی پاک صحبت کا اثر

اور ایک ہی صحبت میں ایسے ہوگئے کہ گویا سالہا سال سے میری صحبت میں تھے اور نہ صرف اس قدر بلکہ الہام الٰہی کا سلسلہ بھی ان پر جاری ہوگیا اور واقعات صحیحہ ان پر وارد ہونے لگے اور ان کا دل ماسوا اللہ کے بقایا سے بکلی دھویا گیا۔

پھر وہ اس جگہ سے معرفت اور محبت الٰہیہ سے معمور ہوکر واپس اپنے وطن کی طرف گئے اور ان کے گھر پہنچنے پر امیر کابل کے پاس مخبری کی گئی کہ وہ قادیان گئے اور بیعت کرکے آئے ہیں اور اب اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود جو آنے والا تھا وہی ان کا مرشد ہے۔

اس مخبری پر مصالح ملکی کی بناء پر مولوی صاحب موصوف گرفتار کئے گئے اور ایک بڑا زنجیر ان کے پاؤں میں ڈالا گیا اور کابل کے علماء نے فتویٰ دیا کہ اگر یہ شخص توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے اور سرزمین کابل کے مولویوں سے ان کی بحث کرائی گئی اور ہر بات میں مولویوں کو انہوں نے لاجواب کیا اور پھر یہ عذر اٹھایا گیا کہ یہ شخص جہاد کا بھی منکر ہے اور یہ اعتراض سچ تھا کیونکہ میری تعلیم یہی ہے کہ یہ وقت تلوار چلانے کا وقت نہیں ہے بلکہ اس زمانہ میں پُرزور تقریروں اور دلائل ساطعہ اور حجج باہرہ اور دعاؤں کے ساتھ جہاد کرنا چاہئے۔

استقامت ایمانی

غرض اس آخری اعتراض میں مولوی صاحب موصوف ملزم ٹھہر گئے۔ امیر کابل نے کئی دفعہ فہمائش کی آپ صرف اس شخص کی بیعت سے دستبردار ہو جائیں جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور مسئلہ جہاد بالسیف کا مخالف ہے تو پھر آپ بری ہیں بلکہ آپ کی عزت اور عظمت اور بھی کی جائے گی مگر مولوی صاحب نے قبول نہ کیا۔

بے رحمی سے سنگساری

اور کہا کہ میں نے آج ایمان کو اپنی جان پر مقدم کرلیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ جس کی میں نے بیعت کی ہے وہ سچا ہے اور روئے زمین پر اس جیسا دوسرا نہیں اور پھر جب ان کی توبہ سے نومیدی ہوئی تو بڑی بے رحمی سے سنگسار کئے گئے۔

کستوری کی طرح بدن سے خوشبو

دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آج تک ان کی قبر میں سے مشک کی خوشبو آتی ہے رحمہ اللّٰہ وادخلہ فی جنانہ جب وہ پکڑے گئے تو کہا گیا کہ اولاد اور بیوی سے ملاقات کرلو۔ فرمایا مجھے کچھ ضرورت نہیں۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 329)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

......میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں وہ سنگسار کئے گئے تھے بعد اس کے میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر رات کے وقت ان کی نعش مبارک نکالی اور پوشیدہ طور پر شہر میں لائے اور اندیشہ تھا کہ امیر اور اس کے ملازم کچھ مزاحمت کریں گے مگر شہر میں وبائے ہیضہ اس قدر پڑ چکا تھا کہ ہر ایک شخص اپنی بلا میں گرفتار تھا اس لئے ہم اطمینان سے مولوی صاحب مرحوم کا قبرستان میں جنازہ لے گئے اور جنازہ پڑھ کر وہاں دفن کردیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب جب پتھروں میں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 126)

حضرت صاحبزادہ صاحب کے آخری لمحات

ان کو امیر کی طرف سے بحالت نہ توبہ کرنے کے سنگسار کرنے کی دھمکی دی گئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب میں مروں گا تب یہ آیت پڑھی۔

اے ہمارے خدا ہمارے دل کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عنایت کر کیونکہ ہر ایک رحمت کو تو ہی بخشتا ہے۔

(آل عمران:9)

پھر جب ان کو سنگسار کرنے لگے تو یہ آیت پڑھی۔

اے میرے خدا تو دنیا اور آخرت میں میرا متولی ہے۔ مجھے (دین حق) پر وفات دے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملادے۔ (ایضاً ص 127)

اس سے پہلے ایک صریح وحی الٰہی صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے۔ ......یعنی ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا (ایضاً ص 75)

حضرت مسیح موعود کا خراج تحسین

جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کرگئے اس خدا کا صریح یہ

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرمہ ساجدہ مبارک صاحبہ دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے فیصل مبارک ولد مکرم مبارک احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی بہن مکرمہ مسرت مبارکہ صاحبہ اور اس کی آنٹی محترمہ شوکت اسد صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ 20 جون 2014ء کو تقریب آمین میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سُسر مکرم عبدالماجد امجد صاحب سابق امیر جماعت ضلع ڈیرہ غازی خاں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اُن کے گردہ میں پتھری ہے۔ دو دفعہ سرجری بھی ہو چکی ہے۔ صورتحال قدرے پیچیدہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم سید ثاقب مصطفیٰ صاحب مرغزار کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید پرویز مصطفیٰ صاحب ریواز گارڈن لاہور کو گزشتہ ہفتہ ہائی بلڈ پریشر کی شدید تکلیف ہوئی۔ چند روز تک انجیوگرافی متوقع ہے۔

اسی طرح خاکسار کو اکثر ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف رہتی ہے۔ جس کے باعث طبیعت میں بے چینی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال کے ضلع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے منجھلے بیٹے مکرم امتیاز احمد صاحب ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 6 جون 2014ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام عنایۃ احمد تجویز ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اسے تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب سابق امیر حلقہ نڑ والا بنگلہ ضلع فیصل آباد کی نسل سے اور مکرم جعفر خاں صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اور اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اسے سچی خادمہ دین بنانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا لطیف احمد صاحب سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ولد مکرم مرزا رشید بیگ صاحب 19/اپریل 2014ء کو گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 79 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ میں مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم کے دادا حضرت مرزا اسماعیل بیگ صاحب حضرت مسیح موعود کے بچپن سے رفیق رہے ان کے خاندان نے حضرت مسیح موعود کے جد امجد حضرت مرزا ہادی بیگ صاحب کے ہمراہ ہجرت کی اور قادیان میں ان کے مکان کی تعمیر دارالمسیح کی تعمیر کے ساتھ ہوئی۔ حضرت مرزا اسماعیل بیگ کے چھوٹے بھائی حضرت مرزا احمد بیگ صاحب بھی رفیق مسیح موعود تھے۔ دونوں برادران مسیح موعود کے ابتدائی خادموں میں شمار ہوتے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ مکرمہ کنیز اختر صاحبہ، ایک بیٹا مکرم منور سلیم صاحب سلیم کلاتھ ہاؤس گولبازار اور ایک بیٹی مکرمہ ثنا سلیم صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مکرم معصوم احمد صاحب مربی انچارج فلپائن

جماعت احمدیہ فلپائن کا 9واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فلپائن کو اپنا نواں تین روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 16، 17، اور 18 مئی 2014ء کو صوبائی دارالحکومت Mindanau (منڈنو) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد جلسہ سے دو ہفتے قبل شروع ہو گئی تھی۔ بعض احباب ملائشیا کے Border کے جزیروں سے آتے ہیں اور ان کا یہاں آنا بحری جہاز کے Schedule پر منحصر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دنوں کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا اور نمازِ فجر کے بعد درس بھی ہوتا رہا۔ نماز جمعہ کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز خاکسار کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام میں سے چند اشعار مع ترجمہ پیش کئے گئے۔ اس کے بعد خاکسار کی افتتاحی تقریر تھی جس میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نیز جلسہ سالانہ کی اغراض ومقاصد بیان کئے۔

افتتاحی دعا کے بعد قرآن کریم، کتب سلسلہ وغیرہ پر مشتمل نمائش کا آغاز ہوا جس میں احباب جماعت نے کافی دلچسپی لی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

دوسرے روز جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز 8 بجکر 30 منٹ پر مکرم الحاج اسمعیل مانگ کبونگ صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر مکرم معلّم الناجد آرامی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم معلّم عبدالحلیم شہدون صاحب نے قرآن کریم کی عظمت اور فضیلت کے موضوع پر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم معلّم نورالدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر کی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے روز کے دوسرے سیشن کا آغاز مکرم الحاج جعفر اکارن کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم معلّم محمد رازی صاحب نے وفات مسیح کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم معلّم فیلڈن ہونگ صاحب نے مالی قربانی کے موضوع پر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر پروفیسر الحاج صالح یسوع شہود صاحب نے عورت کے مقام پر کی۔ اس کے بعد سیشن کا اختتام ہوا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد ایک دلچسپ پروگرام ہوا جس میں تمام شامل بچوں کو جلسہ گاہ میں بلایا گیا اور ہر ایک کو تحفہ دیا گیا۔ اس کے بعد اس سے دینی معلومات سے متعلق کوئی آسان سا سوال پوچھا گیا اور جواب دینے والوں کو پھر تحفہ دیا گیا۔ آخر پر خاکسار نے بچوں کو نصائح کیں۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن کے پہلے سیشن کا آغاز صبح 8 بجکر 30 منٹ پر مکرم پسن مانگ کبونگ صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم فوئد عظیم ملک صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سیشن کی دوسری اور آخری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب نے Significance of Ahmadiyya - in Contemporary Life کے موضوع پر کی۔

گیارہ بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ خاکسار نے امام مہدی اور مسیح موعود کی پیشگوئیوں، علامات اور نشانات کو بیان کیا۔ اس اجلاس میں اسلامک یونیورسٹی آف منڈنو کے پروفیسر Eddi Cadja اور ان کے دو ساتھی بھی آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگاپور میں ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔

اس اجلاس کے آخر پر دعا ہوئی اور جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 235 رہی۔ ان میں سے دو خواتین انڈونیشیا سے بھی آئی ہوئی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود کی ان ساری دعاؤں کو قبول فرمائے جو حضور نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جون 2014ء)

☆......☆......☆

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک

اوقات کار دوران رمضان المبارک: صبح 8 بجے تا 1 بجے
شام 6 بجے تا 9 بجے

وقفہ برائے افطاری ایک گھنٹہ

رحمت بازار ربوہ رابطہ: 0333-6568240

ضروری اعلان

اہلیان ربوہ کیلئے ائیر کنڈیشنڈ کوسٹر سروس

ربوہ سے **گجرات، کھاریاں**

روانگی ربوہ بس سٹاپ سے 7:45 بجے صبح

واپسی کھاریاں سے 2:15 بجے دوپہر واپسی گجرات سے 3:30 سہ پہر

گاڑی رابطہ نمبر 0323-6480812

ربوہ لائنز مین بس سٹاپ ربوہ

فون نمبرز 047-6214222 0345-7874222 0333-6706222

گرمیوں کے صحت افزاء مشروبات

تازہ پودینے کا جوس:

پودینے کا جوس مکمل طور پر تازگی بخش اور کیلوریز فری ہے۔اس کے علاوہ اس کو پینے سے آپ کو کافی دیر تک پیاس محسوس نہیں ہوگی اس مشروب کو بنانے کے لئے ایک برتن میں چند پودینے کے پتے لیں اور اس میں چار کپ پانی ڈال کر بوائل کر لیں ۔ اس کے بعد پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک سے دو گھنٹے کے لئے فریج میں رکھ دیں۔ٹھنڈا ہونے کے بعد پتوں کو پانی میں سے نکال لیں اور برف ڈال کر پیئیں۔

آم کا مشروب

گرمیوں کا موسم ہو اور آم اور اس سے بنائے گئے مشروبات کا استعمال نہ کیا جائے یہ تو ناممکن سی بات ہے۔آم کو مختلف چیزوں کے ساتھ ملا کر بہت سے مشروبات بنائے جاسکتے ہیں ۔ جیسے کہ آم اور دودھ کو ملا کر بنایا گیا ملک شیک۔

آم کی سمودی بنانے کے لئے

آدھا کپ گرین ٹی اور آدھا کپ فیٹ فری دہی لیں اور دونوں کو بلینڈ کر لیں اور اب اس میں ایک کپ کٹے ہوئے آم، آدھا کھانے کا چمچ شہد اور ایک کپ برف ڈال کر مزید بلینڈ کر لیں۔ یہ مشروب آپ کو 260 کیلوریز فراہم کرتا ہے۔جس میں 0 گرام فیٹ اور 61 گرام کاربوہائیڈریٹس شامل ہیں۔

تربوز کا مشروب

تربوز کا شربت بنانے کے لئے آپ ایک کپ تربوز کو بیج اور چھلکا نکال کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں اور بلینڈر میں ڈال کر تب تک بلینڈ کریں جب تک تربوز بالکل سمودنہ ہو جائے اب اس میں 3 کھانے کے چمچ چینی 2 چمچ لیموں کا جوس اور آدھا کپ برف کے ٹکڑے ڈال کر بلینڈر میں اچھی طرح مکس کر لیں۔اس مشروب کا ایک گلاس آپ کو 150 تک کلیوریز فراہم کرتا ہے جس میں 1 گرام پروٹین اور 20 گرام کاربوہائیڈریٹس شامل ہیں۔

لیموں کا جوس

لیموں کے جوس سے مشروب بنانے کے لئے آپ ایک کپ لیموں کا جوس، 2 کھانے کے چمچ چینی چند پودینے کے پتے، ایک کپ تازہ پانی اور دو سے تین کپ برف لیں۔اب ان تمام اجزاء کو ملا کر بلینڈر کی مدد سے مکس کر لیں اور برف ڈال کر پیئیں اس مشروب کا ایک گلاس آپ کو 210 کیلوریز فراہم کرتا ہے۔جس میں 1 گرام پروٹین اور 21 گرام کاربوہائیڈریٹس شامل ہیں۔

فالسے کا مشروب

فالسے کا مشروب ذائقے میں بھی بہت مزیدار ہوتا ہے اس کو بنانے کے لئے آپ 2 کپ فالسے 2 چمچ چینی، 4 گلاس پانی لیں اور 1 کپ برف لیں اور ان سب اجزاء کو بلینڈر کی مدد سے مکس کر لیں جب تمام اجزاء اچھی طرح مکس ہو جائیں تو ان کو گلاس میں نکال کر برف ڈال کر پیئیں ۔ اس مشروب کا ایک گلاس 120 گرام کیلوریز کا حامل ہوتا ہے۔ جس میں 2 گرام پروٹین 25 گرام کاربوہائیڈریٹس اور 2 گرام فیٹ شامل ہے۔

لسی

لسی بنانے کیلئے آپ 4 کپ دہی، 1 کپ دودھ 1 کپ چینی اور برف اور پانی حسب منشا لیں ان سب کو بلینڈر میں ڈال کر مکس کر لیں۔لسی کا ایک گلاس آپ کو 220 کیلوریز فراہم کرتا ہے جس میں 30 گرام کاربوہائیڈریٹس اور 3 گرام تک کے قریب پروٹین شامل ہے۔

مزید معلومات کیلئے:۔

(www.urdumania.com)

خوبانی غذائیت والا پھل

خوبانی ایک سخت گٹھلی والا پھل ہے۔جس کی گٹھلی میں بادام پایا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ خوبانی کا اصل وطن چین ہے۔وہاں یہ چار ہزار سال سے کاشت کی جا رہی ہے۔ یہ پھل اپنے اندر بہت سی غذائیت جمع کئے ہوئے ہیں۔

تازہ خوبانی قدرتی شکر، وٹامن اے اور کیلشیئم کی وافر مقدار رکھتی ہے۔خوبانی کی گٹھلی میں پایا جانے والا بادام دوسرے باداموں کی طرح پروٹین اور چکنائی سے لبریز ہوتا ہے۔

پرانی قبض کے مریضوں کو خوبانی کے روزانہ استعمال سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ خوبانی کے باقاعدہ اور کھلے استعمال سے ہیمو گلوبن یعنی خون کے سرخ ذرات میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

خوبانی کا تازہ رس گلوکوز یا شہد میں ملا کر استعمال کرنا بخار میں فرحت بخش ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

17 جولائی 2014ء

12:15 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
7:05 am	سیرت رسول ﷺ
7:40 am	تلاوت قرآن کریم
8:35 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:35 am	دینی وفقہی مسائل
10:15 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 pm	سیمینار۔سیرت النبی ﷺ
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء
8:05 pm	سیمینار۔سیرت النبی ﷺ
9:00 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	Chef's Corner

ربوہ میں سحر و افطار 10 جولائی

انتہائے سحر	3:32
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 جولائی 2014ء

5:25 am	درس القرآن 11 جنوری 1998ء
9:45 am	دینی وفقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن 12 جنوری 1998ء
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء

بازیافتہ نقدی

مورخہ 7 جولائی 2014ء کو کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے۔جس کسی کی ہو وہ دفتر صدر عمومی میں جنرل سیکرٹری صاحب سے رابطہ کریں اور نشانی بتا کر وصول کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
- ضرورت برائے ٹیچرز
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

رمضان آفر سیل سیل
30 جولائی 2014ء تک
مردانہ سوٹ ~~700~~ 500 شرٹ پیس لان ~~250~~ 220 پرنٹ کلاسک
لان ~~850~~ 700 ۔ستار برکھا رشید کلاسک 3 پیس لان ~~1250~~ 950
ستار گریس برکھا موہانی کرینکل ڈوپٹہ 4 پیس لان ~~1400~~ 1100
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

FR-10

خوشخبری رمضان المبارک میں سپیشل رعایت
کمال لیبارٹریز کی باکمال زود اثر سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی پر
رمضان المبارک میں سپیشل رعایت:۔
پوٹینسی سائز 6x-30 200 1000
30ml 35/- 40/- 45/-
120ml 80/- 90/- 100/-
ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کے لئے بااعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ
047-6211399
0333-9797797

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238